

مولانا محمد اشرف ایم۔ اے۔ پشاور

اقبال کا مروجہ

اقبال کا شعر ہے

تہاری و غفاری و قدوسی و جبروت یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

انسان اس عالم میں اللہ تعالیٰ کا نائب بن کر آیا ہے، اور اسے باوقفی مناسبت صفات الہی کا مظہر بنایا گیا ہے، انسان جس قدر سفلی تقاضوں سے پاک ہوگا اور اپنے براہر باطنی کو تزکیہ اور احکام الہی کی پابندی سے روشن کرتا جائے گا۔ اس میں صفات حق کا انعکاس ہوگا۔ اور وہ خدا کی صفات، جمال و جلال، کمال و تنزیہ کا آئینہ بن جائے گا۔ انسان کی تکمیل صفات حق کی تجلیات سے ہوتی ہے۔ انسان کا وجود و ظہور اور بقا و ترقی تمام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مختلف مظاہر ہیں۔ بندہ جب خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے اور ماسوا کے تعلقات سے فارغ ہو کر فاست حق میں ہر آن شاعل و مشغول ہو جاتا ہے۔ تو صفات رب کا پر تو اس کے ظاہر و باطن کا نور بن جاتا ہے، وہ اپنی ذات سے گم ہو کر خدا کی ذات سے قائم ہو جاتا ہے، اسی کی ذات سے اسکی ہر ادا، اور اسی جمیل مطلق کے اشاروں سے اسکی ہر حرکت و سکون ہونے لگتی ہے، صوفیہ کی اصطلاح میں اسے فنا و بقا کا مقام کہتے ہیں۔ یعنی اپنی ذاتی حیثیت ختم ہو جاتی ہے، اور وہ آلہ رب بن کر اس عالم میں زندگی گزارتا ہے، اور یہ کمال اسے صبغة اللہ میں رنگ جانے اور عبدیت میں کامل ہو جانے سے نصیب ہو جاتا ہے۔ قرآن اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے: **صِبْغَةَ اللَّهِ وَمِنْ أَحْسَنِ مَنَ اللَّهُ صِبْغَةً** — اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ سے کسی کا رنگ اچھا ہے۔

یہ اللہ کا رنگ صفات الہیہ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اقبال کہتا ہے۔
 قلب را از صبغة اللہ رنگ ده
 عشق را تا نوس و نام و رنگ ده

اقبال کے مرشد معنوی مولانا روم فرماتے ہیں۔

آنکہ او بے نقش و سادہ سینہ شد
 نقشہائے غیب را آئینہ شد
 آدم اصطراب اوصاف و علو است
 وصف آدم منظر آیات اوست
 ہر چہ دروے نماید عکس اوست
 ہر چہ عکس ماہ اندر آب جواست
 خلق را چوں آب داں صاف و زلال
 و نذر و تاباں صفات ذوالجلال
 علم شان و عدل شان و لطف شان
 چوں ستارہ چرخ در آب رواں

اقبال کا قول ہے۔

انکہ در سینہ پیچد یک نفس
 سراز اسرار توحید است و بس
 رنگ او بر کن مثال او شومی
 در جہاں عکس جمال او شومی

بندہ مومن کا انتہائی کمال اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب خاص اس کے احکام کی پابندی اور اس کا نائب بن کر نقش حق کو عالم پر مرتسم کرنا ہے۔ قرب الہی، احکام الہیہ کی پابندی اور نائب حق کی حیثیت سے جس قدر اللہ تبارک و تعالیٰ کے صفات جلال و جمال، کمال و تنزیہ کا پر تو اسکی ذات سے ظاہر ہوگا۔ اسی قدر انسان اپنے زائے منظر حق اور خلیفہ ربانی بن کر ادا کر سکے گا۔ خداوند قدوس کی جلالی و جمالی اور کمالی صفات ہی مومن کے ایمان کے عناصر ہیں۔ ذات حق کی کنہ تک پہنچنا ممکن نہیں۔ معرفت الہی کا ذیہ صفات حق

اقبال کا مرد مسلم

کی ہی پہچان دریافت ہے۔ بندہ مومن چونکہ خلیفہ الہی ہے۔ اس لئے اس کا باطن خدا کی ہر قسم کی صفات کا تجلی گاہ ہے، اور مومن انہیں صفات کے مجموعہ سے اپنے اخلاق و کردار کو وجود بخشتا ہے۔ اقبال نے اپنے اس شعر میں

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بننا ہے مسلمان
خدا کی صفات جمال و کمال و جلال کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر ایک صفت کا غلبہ ہو تو اعتدال جو فلاح کیلئے ضروری ہے، باقی نہیں رہ سکتا۔ اس بنا پر مومن سے ہر موصی و محل کے مطابق مناسب صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ ”حزب کلیم“ میں مومن کے عنوان پر اقبال نے جو کہا ہے وہ ہمارے اس قول کی تصدیق کرتا ہے، کہتا ہے ۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اسکی سریفانہ کشاکش
خاک کی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن
چھتے نہیں کنجشک و حمام اسکی نظر میں
جبرائیل و سرائیل کا صیاد ہے مومن
کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے کم آویز ہے مومن

جب اس سے صفات جمالی کا اظہار ہوتا ہے۔ تو وہ ۔ جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم۔
اور جب وہ جلالی کا منظر بنتا ہے تو ۔ دیباؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان۔

اگر ہو جنگ تو شیران غاب سے بڑھ کر

اگر ہو صلح تو رعنا غزال تا تار

بندہ مومن کی انہیں متضاد و مختلف صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے اقبال فرماتے ہیں ۔

قلندراں کہ براہ تو سخت می کوشند

ز شاہ باج ستاوند خرقہ می پوشند

بخلوت اند و کند سے بہ ہر وہم پیچند

بخلوت اند و زمان و مکان در آغوشند

دیں جہاں کہ جمال تو جلوہ پا دارد
ز فرق تا بقدم دید و دل و گوشند
بروز بزم سراپا چو مرینا و حمیرہ
بروز رزم خود آگاہ و تن فراموشند

مومن کی یہ جامعیت صفاتی اسی ذاتِ جمیل و جلیل کا فیض کامل تھی۔ جو اس عالم میں صفاتِ الہی کا منظرِ آتم بن کر آیا تھا، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ اعجاز ہے ایک صحرانشین کا
بشری سبب آئینہ دارندیزی

مومن کی جلالی و جمالی صفات کے متعلق قرآن کہتا ہے: اشدّاء علی الکفار رحماء بینہم۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی (صحابہ) کفار پر بھاری و غالب ہیں، اور آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔

غرض مومن خدا کا بندہ بن کر اسکی صفات میں رنگین ہو کر بھی جلالِ الہی کا منظر بنتا ہے کہیں
جمالِ ربانی کا منظر پیش کرتا ہے۔ اور کبھی کمالِ خداوندی کا پر تو اسکی ذات سے ظاہر ہوتا ہے۔
شوکتِ سبغ و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال ہے نقاب

یہی بندہ مومن ہے جو اللہ کا ہاتھ بن کر عالم میں خدا کی حدود کا اجرا، اس کے احکام
کا نفاذ کرتا ہے، اور خدائی صفات کی مختلف شئون و تجلیات اسکی ذات سے ظہور
پاتی ہیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین کار کشا کار ساز
خاکِ دلتوری نہاد بندہ مولا صفات
ہر در جہاں سے غنی اس کا دل سے نیاز
اسکی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اسکی ادا و لغزیب اسکی نگاہ دل ناز
رزم دم گفستگو، گرم دم جستجو!
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

مومن کی صفات چہارگانہ — قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت — حقیقت میں ان صفات الہیہ کا امتزاج ہے، جن کی تشکیل سے مومن کا اخلاق بنا ہے، قہاری خدا کی صفات جلال کا عکس ہے۔ غفاری جمالی صفات کا پرتو ہے۔ قدوسی صفات تنزیہ کا ظل ہے۔ اور جبروت کمالی صفات کا سایہ ہے، پہلی صفت کا حاصل حق کے لئے غلبہ و سطوت، دوسری صفت کا مدعا قوت پاکر مظلوموں زیر دستوں یہاں تک کہ قاہروں اور جاہلوں کو بخش دینا ہے۔ تیسری صفت قدوسی کا منشا عفت و پاکیزگی، تزکیہ باطن و تطہیر نفس و قلب ہے۔ چوتھی صفت کا خاصہ ان صفات سرگانہ کو اپنا کہ خلافت الہیہ کے مقام پر اس طرح فائز ہونا ہے کہ اس کے ہدیت و جلال کی بنا پر کوئی شخص احکام الہی سے سرتابی نہ کر سکے۔

صفات کے متعلق اس اجمالی بیان کے بعد ہم صرف غفاری کی کچھ مختصر تشریح پر اکتفا کرتے ہیں۔ — اسلام کا خدا غفور ہے۔ بقول سید سلیمان ندوی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دو جگہ غافر (بخشنے والا) کہا ہے، پانچ دفعہ غفار (بڑی بخشائش کرنے والا) اور اتنی ہی دفعہ عفو اور ستر سے زیادہ آیتوں میں غفور کہا ہے۔ خدا نے اپنی اس صفت کی تجلی کا پرتو پیدا کرنے کے لئے مومنین کو کھلی دعوت دی ہے :

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا وَلِلَّذِينَ لَا يُرْجُونَ آيَاتِ اللَّهِ — ایمان والوں سے کہہ دے کہ جو اللہ کے جزا و سزا کے واقعات پر یقین نہیں رکھتے انہیں معاف کر دیا کریں۔ مومنین کی صفت بتائی :

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ — جب غصہ آئے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرایا بخشش و رحمت ہے، اور اس کا پرتو عام مومنین کی ذات سے ہویدا، یہی مغفرت و بخشش، عفو و درگزر کا جذبہ ہے جو عملاً اس امت کا خاصہ ہے، اور جو لوگوں پر شفقت کی ایمانی صفت سے یہود میں آیا ہے۔ — اقبال کہتا ہے :

نظرتِ مسلم سرایا شفقت است
در جہاں دست و زبانش رحمت است
آنکہ ہمتاب از سر بخشش دو نیم
رحمت او عام و اخلاش عظیم

یہی غفاری کا بے پایاں جذبہ تھا، جسکی وجہ سے بنی پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسوں، وطن سے بے وطن کرنے والوں اور طرح طرح کی اذیت دینے والوں کو فتح کہ کہے دن یہ کہہ کر بخش دیا : لا تشریب علیکم الیوم انتم الطلقاء (آج کے دن تم پر کوئی تنگی و پکڑ نہیں۔ تم سب کے سب آزاد ہو) نہر کھلانے والی یہودیہ سے باز پرس نہیں کی۔ پیارے بچا کے قاتل وحشی پر دایہ گیر نہیں فرمائی۔ دانت شہید کرنے والوں، پتھر برسانے والوں، خون میں نہلانے والوں کو ہمیشہ بخشے، نرازتے اور دعائیں دیتے رہے۔ اور یہی نمونہ واسوہ صحابہ کرامؓ نے پیش کیا، اور یہی دستور ہر زمانہ میں خاصانِ خدا اور مومنین کا ملین کارہا۔ کاش! آج پھر سماں ان صفات الہیہ کا منظر بن کر عالم میں جلوہ گرہو تو اسلام کی رحمت اور برکت سے پوری دنیا بھر سے امن و سکون چین و راحت کا گہوارہ بن جائے کہ : عطا قاہری بادلبری پیغمبری الیت اور پیغمبرانہ کردار ہی عالم کی نجات کا ذریعہ ہے۔

- ۔ موتیاروک مرتیابند کا بلا پریشن علاج ہے۔
- ۔ موتیاروک دھند، جاللا، پھولا، لکڑوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔
- ۔ موتیاروک بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا۔
- ۔ موتیاروک آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید تر ہے۔

موتیاروک



بیت الحکمت

لہاری منڈی۔ لاہور

تازہ ترین خبروں اور شائستہ مواد کے مطالعہ کے لئے

وفنا

روزنامہ

سالانہ چندہ ۴۵ روپے۔ ششماہی ۲۳ روپے۔ سہ ماہی ۱۲ روپے

جنرل مینجر روزنامہ وفنا۔ ۴۱ میکرو روڈ۔ پوسٹ بکس ۶۱۵ لاہور